ختم بخاری شریف

قرآن کریم کے بعد روئے زمین پر سب سے صحیح ترین کتاب کی آخری
حدیث کی تشریح اور اسکی سند و متن پر انتہائی جامع بیان،

شیخ الاسلام مولانا مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہ

بیت العلوم
۲۰۔ ناصر روڈ، پرانی انارکلی لاہور۔ فون: ۷۳۵۲۴۸۳

www.ahnafmedia.com

ختم بخاری شریف

قرآن کریم کے بعد روئے زمین پر سب سے صحیح ترین کتاب کی آخری
حدیث کی تشریح اور اسکی سند اور متن پر انتہائی جامع بیان،

جسٹس مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہ

بیت العلوم
۲۰۔ نابھہ روڈ، پرانی انارکلی لاہور۔ فون: ۳۵۲۴۸۳

www.ahnafmedia.com

﴿جملہ حقوق محفوظ ہیں﴾

وعظ	:	جسٹس مولانا مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہ
موضوع	:	ختم بخاری شریف
ضبط وترتیب	:	محمد ناظم اشرف (فاضل دارالعلوم کراچی)
مقام	:	جامعہ امدادیہ فیصل آباد
بااہتمام	:	محمد ناظم اشرف
ناشر	:	بیت العلوم ۲۰ ناصر روڈ' پرانی انارکلی لاہور۔ فون نمبر: ۷۳۵۲۲۸۳

﴿ملنے کے پتے﴾

بیت العلوم	:	۲۰ ناصر روڈ' پرانی انارکلی لاہور
ادارہ اسلامیات	:	۱۱۹۰ انارکلی' لاہور
ادارہ اسلامیات	:	ارجن بلڈنگ' موہن روڈ' چوک اُردو بازار کراچی
دارالاشاعت	:	اردو بازار کراچی نمبر ۱
بیت القرآن	:	اردو بازار کراچی نمبر ۱
ادارۃ القرآن	:	چوک لسبیلہ گارڈن ایسٹ کراچی
ادارۃ المعارف	:	ڈاک خانہ دارالعلوم کورنگی کراچی نمبر ۱۴
مکتبہ دارالعلوم	:	جامعہ دارالعلوم کورنگی کراچی نمبر ۱۴

www.ahnafmedia.com

فہرست

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
۱	ایک حادثہ	۵
۲	حدیث کی روایت کی حفاظت	۶
۳	حدیث مسلسل بالاولیہ	۷
۴	صحیح بخاری کا ایک عجیب طرز	۹
۵	آغاز اور اختتام کلمہ توحید پر	۱۰
۶	حدیث کے بغیر قرآن کا سمجھنا ناممکن ہے	۱۱
۷	پیغمبر کو بھیجنے کی ایک ظاہری حکمت	۱۲
۸	قرآن کے ساتھ حضور ﷺ کے مبعوث ہونے کی وجہ	۱۳
۹	مقصد بعثت رسول ﷺ	۱۴
۱۰	اعمال کا وزن کہاں جائے گا	۱۵
۱۱	اعمال کے اندر وزن پیدا کرنے کا طریقہ	۱۶
۱۲	بدعت کی ایک آسان مثال	۱۷

www.ahnafmedia.com

۱۳	ہدیہ دیتے وقت بھی اچھی نیت کرلیں	۱۹
۱۴	اخلاص عظیم دولت ہے	۱۹
۱۵	لوگوں کی عام حالت	۲۰
۱۶	بخاری کی آخری حدیث	۲۲
۱۷	ایک کلمہ حمد کی تاثیر	۲۳
۱۸	اس کلمہ سے خشیت باری پیدا ہوجاتی ہے	۲۴

www.ahnafmedia.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ختم بخاری شریف

بعداز خطبہ مسنونہ بزرگان محترم اور برادران عزیز!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ برکاتہ

ایک حادثہ

اس جامعہ کے نہایت شفیق استاذ حضرت شیخ الحدیث صاحب دامت برکاتہم کے صاحبزادے اور علم وعمل کے آسمان حضرت مولانا محمد زاہد صاحب کے ساتھ سال کے دوران ایک حادثہ پیش آیا تھا وہ یہ کہ جمعہ کے دن وہ ظالموں کے ہاتھوں شہادت کے مرتبے پر فائز ہوئے (اللہ تعالیٰ ان کو درجات عالیہ سے نوازے) آمین۔ یہ اللہ تعالیٰ کی ایسی مشیّت ہے کہ جس کے آگے سر تسلم خم کرنا پڑتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے نوجوانی میں ان کو شہادت کے اس بلند مقام پر فائز فرمایا ہے جس کی تمنا بڑے بڑے اولیاء کرام اور بزرگان دین نے کی دوسری طرف اللہ تعالیٰ نے حضرت شیخ الحدیث صاحب دامت

برکاتہم کو صبر اور حوصلہ کا اعلیٰ مقام عطاء فرمایا اس لیے ہمارا حق بنتا ہے کہ ہم اس مجلس میں ان کے رفع درجات اور ان کے پسماندگان کیلئے صبر جمیل اور اجر جزیل کی دعا کریں۔

حدیث کی روایت کی حفاظت

ختم بخاری شریف کے اس مبارک موقعہ پر جو آخری حدیث تلاوت کی گئی اس کے بارے میں کچھ گذارشات عرض کرنا چاہتا ہوں۔

حدیث کے سلسلے کا ایک غیر معمولی مظاہرہ یہ ہے کہ امت محمدیہ علی صاحبہا التحیۃ والسلام نے نہ صرف رسول اللہ ﷺ کی احادیث کو یاد رکھا بلکہ احادیث کی حفاظت کے ساتھ ساتھ آنحضرت ﷺ کی ایک ایک ادا کو محفوظ رکھنے اور تا قیامت آنے والے لوگوں تک پہنچانے کا اہتمام کیا۔ حضور اقدس ﷺ سے جیسے سنا، اسی کیفیت سے اپنے شاگردوں کو بتایا۔ اگر جناب رسول اللہ ﷺ نے کوئی بڑی حدیث ارشاد فرماتے وقت تبسم فرمایا تھا تو سننے والے جب اس حدیث کو بیان فرماتے تو تبسم فرما کر دکھاتے، اگر آنحضرت ﷺ نے کسی صحابیؓ کو ارشاد فرماتے وقت اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا تھا تو ان صحابیؓ نے وہ حدیث اپنے شاگرد کو سناتے وقت بالکل اسی طریقے سے ہاتھ

میں ہاتھ لیکر سنائی اور پھر یہ سلسلہ اسی طرح جاری رہا۔

حدیث مسلسل بالاولیہ

طلباء حدیث ایسی بے شمار احادیث جانتے ہیں جن کو ''حدیث مسلسل'' کہا جاتا ہے اور وہ اسی تسلسل کے ساتھ چلتی رہیں۔ انہیں میں سے ایک حدیث ''مسلسل بالاولیہ'' کہلاتی ہے، یعنی وہ حدیث ایسی ہے کہ جب بھی کوئی طالب علم، کسی استاذ سے حدیث پڑھنے جاتا تو استاذ جس حدیث کو سب سے پہلے پڑھاتا ہے وہ حدیث ''مسلسل بالاولیہ'' کہلاتی ہے اور یہ سلسلہ حضرت سفیان بن عیینہ سے لے کر آج تک چلا آرہا ہے۔

تو گذشتہ سال کے اور اس سال کے فارغ التحصیل طلباء نے فرمائش کی ہے کہ آخری حدیث سے پہلے حدیث مسلسل بالاولیہ پڑھاؤں تاکہ سب سے پہلی حدیث جو میں آپکو سناؤں اس کا سلسلہ حضرت سفیان بن عیینہؒ سے ملتا ہو۔ میں نے یہ حدیث تین اساتذہ کرام سے سنی ہے۔ ان میں پہلے حضرت شیخ حسن صاحبؒ ہیں جو کہ مالکی ہیں اور مکہ مکرمہ کی مسجد حرام میں درس حدیث دیا کرتے تھے، میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے سب سے پہلے مجھے یہ حدیث سنائی (جو آگے آرہی ہے) اور دوسرے حضرت شیخ عبدالفتاح

صاحبؒ ہیں علم حدیث کا ہر طالب علم ان کو جانتا ہے اور حال ہی میں ان کا انتقال ہوا ہے، ان سے بھی میں نے پہلے یہی حدیث سنی ہے۔ اور تیسرے حضرت شیخ محمد یاسین صاحبؒ ہیں جو کہ مکہ مکرمہ میں فوت ہوئے، ان سے بھی میں نے پہلے یہی حدیث سنی ہے جو کہ یہ ہے۔

﴿ عن عبد الله بن عمر و بن العا ص رضی الله عنهما قال ! قال رسول ﷺ الراحمون يرحمهُم الرحمن تبارك و تعالىٰ ارحموامن فی الارض يرحمكُم مَنْ فی اسمآء ﴾

''نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو لوگ دوسروں پر رحم کرتے ہیں، رحمٰن ان پر رحم کرتا ہے تم زمین والوں پر رحم کرو، آسمان والا تم پر رحم کرے گا''۔ (رواہ ابو داؤد والترمذی عن عبداللہ بن عمرو)

اس حدیث سے آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ حدیث کے طالب علم کو سب سے

www.ahnafmedia.com

پہلا درس دینے کیلئے محدثین کرام نے ایسی حدیث کا انتخاب فرمایا ہے جو سراسر رحم پر مبنی ہے۔ میں اس حدیث کی اجازت اپنے تمام طالبعلموں کو پیش کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ اس کی برکات ہم سب کو عطا فرمائیں۔ آمین

صحیح بخاری کا ایک عجیب طرز

صحیح بخاری کا یہ آخری باب اور آخری حدیث ہے، امام بخاریؒ کے مطالب بھی عجیب وغریب ہیں کہ انہوں نے صحیح احادیث تو اپنی کتاب میں درج فرمائی ہی ہیں لیکن تراجم الابواب کا حسن بھی خوب ہے یعنی باب کے عنوان اس طرح قائم کیے ہیں کہ ہر باب کا عنوان ایک مستقل فقہی یا کلامی مسئلہ یا ایک پیغام ہے جو امام بخاریؒ امت مسلمہ کو دینا چاہتے ہیں۔ امام بخاریؒ نے اپنی اس کتاب میں جو آخری کتاب قائم فرمائی ہے وہ ''کتاب التوحید'' ہے۔ اور دیکھنے کی بات یہ ہے کہ توحید تو ایمان کا سب سے پہلا اور جزء اعظم ہے، اور کتاب الایمان میں توحید کا ذکر بار بار آچکا، پھر آخر میں کتاب التوحید کو دوبارہ قائم کرنے کا بظاہر کوئی مقصد نظر نہیں آتا، لیکن اس سے امام بخاریؒ یہ پیغام دینا چاہتے ہیں کہ ایک مسلمان کی زندگی کا آغاز بھی کلمہ توحید سے ہوتا ہے اور اسکی زندگی کا اختتام بھی کلمہ توحید سے ہونا چاہیے۔

www.ahnafmedia.com

آغاز اور اختتام کلمہء توحید پر

کلمہء توحید سے زندگی کا آغاز اس طرح ہوتا ہے کہ جب بچہ پیدا ہوتا ہے تو اسکے کان میں سب سے پہلے جو کلمات ڈالے جاتے ہیں وہ ہیں۔" اشهدان لااله الاالله واشهدان محمد الرسول الله "اور اسکے کان میں اذان دی جاتی ہے جو سراسر کلمہء توحید ہے، یہ ایمان کا پہلا بیج ہے جو اسکے کان کے ذریعے اسکے قلب میں اتارا گیا۔ پھر سارا معرکہء زندگی سر کرنے کے بعد، سرد و گرم چکھنے کے بعد اور دنیا کے تمام جھمیلوں سے گذرنے کے بعد مسلمان کی زندگی کا اختتام بھی اس طریقے سے ہوتا ہے کہ مرنے والے کے آس پاس بیٹھنے والے لوگوں کو حکم ہے کہ وہ اسکو کلمہء توحید کی تلقین کریں۔ تلقین کا معنی یہ نہیں ہے کہ کسی سے کہا جائے کہ تم کلمہء پڑھو بلکہ تلقین کا طریقہ یہ ہے کہ جب کسی شخص کو اسکی زندگی کے آخری لمحات میں دیکھو اور سمجھ لو کہ اب یہ دنیا سے رخصت ہونے والا ہے تو تم خود کلمہء پڑھنا شروع کر دو تا کہ اسکو یاد آ جائے اور وہ آخری بات جو زبان سے نکالے وہ کلمہء توحید ہو۔

اور حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس کا آخری کلمہ" لااله الاالله" زبان سے نکلے تو وہ جنت میں جائے گا۔

www.ahnafmedia.com

حدیث کے بغیر قرآن کا سمجھنا ناممکن ہے

امام بخاریؒ کی کوشش ہوتی ہے کہ وہ اپنے ہر باب میں کوئی نہ کوئی قرآنی آیت لاتے ہیں اور اس کے بعد حدیث ذکر کرتے ہیں جسکا مقصد یہ ہوتا ہے کہ نبی اکرم سرور دو عالم ﷺ کی حدیث خواہ قولی ہو یا فعلی، اللہ تعالیٰ کے کلام کی تفصیل ہے لہذا اگر اللہ تعالیٰ کے کلام کو سمجھنا ہے تو وہ حضور اکرم ﷺ کی حدیث کے بغیر ممکن ہی نہیں۔ جو آدمی یہ چاہے، یا دعویٰ کرے کہ میں حدیث ﷺ کی مدد کے بغیر قرآن کو سمجھ لوں گا تو وہ درحقیقت نزولِ وحی اور اس دنیا میں پیغمبروں کی بعثت کے فلسفہ ہی سے جاہل ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے جب بھی اپنا کلام بھیجا تو ساتھ میں کسی پیغمبر کو بھی بھیجا اس لیے کہ اس کلام کو تم خود نہیں سمجھ سکتے۔ اسی لیے قرآن حکیم میں ارشاد ہے کہ

﴿ لتبین للناس مانزل الیھم ﴾

(پ۱۴ سورہ النحل آیت نمبر ۴۴)

جن پر ہم نے قرآن اتار، ان کو اس لیے بھیجا گیا ہے کہ لوگوں کو اس کی تفسیر کر کے بتائیں، چنانچہ تم ان کی تعلیمات کی روشنی میں قرآن کو پڑھو اور

www.ahnafmedia.com

اگر تم نے حدیث سے قطع نظر کر کے سرکار دو عالم ﷺ کی تعلیمات کو پس پشت ڈال دیا اور ڈکشنری کی مدد سے قرآن سمجھنے کی کوشش کی تو قرآن تمھاری سمجھ میں نہیں آئے گا۔

پیغمبر کو بھیجنے کی ایک ظاہری حکمت

حضرت عائشہ صدیقہؓ سے کسی نے پوچھا کہ نبی کریم ﷺ کے اخلاق کیسے تھے؟ تو حضرت عائشہؓ نے فرمایا

﴿کان خلقه القرآن﴾

''آپ کا اخلاق قرآن تھا (یعنی آپ ﷺ قرآن کی عملی تفسیر تھے)''

تمام انبیاء کی بعثت کا مقصد درحقیقت یہ ہوتا ہے کہ وہ احکام الٰہی کی تفسیر کریں۔ مشرکین مکہ کہتے تھے کہ یہ قرآن جو اللہ کی طرف سے جناب رسول اللہ ﷺ پر نازل ہوتا ہے، اگر اللہ نے ہمیں ہدایت دینی تھی تو براہ راست کیوں نہ ہدایت دیدی؟

دراصل پیغمبر کو اس لیے بھیجا جاتا ہے کہ اگر صرف کتاب ہر آدمی پر نازل کر دی جاتی تو وہ اپنی سمجھ سے اس کو انجانے کیا سمجھتا؟ اور کس طرح اس پر عمل کرتا؟ دراصل پیغمبر کا کام ہوتا ہے

﴿یُعَلِّمُهُ الْکِتٰبَ وَ الْحِکْمَةَ﴾

www.ahnafmedia.com

''کہ وہ کتاب اور حکمت کی تعلیم دیتے ہیں'' (سورہ آل عمران آیت ۱۲۴)

لیکن لوگ یہ نہیں سوچتے کہ اگر اللہ کی کتاب کافی ہوتی تو کسی پیغمبر کو بھیجنے کی ضرورت نہ تھی۔

قرآن کے ساتھ حضور ﷺ کے مبعوث ہونے کی وجہ

اللہ جل شانہ نے ارشاد فرمایا

﴿لَقَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللّٰهِ نُورٌ وَ كِتَابٌ مُبِيْنٌ﴾

''ہم نے تمہارے پاس ایک ایسی کتاب بھیجی ہے کہ جو مبہم نہیں اور نہ ہی مجمل ہے بلکہ کتاب مبین (واضح کتاب) بھیجی ہے'' (پ ۶ سورہ المائدہ آیت نمبر ۱۵)

اس پر اعتراض ہوسکتا تھا کہ جب واضح کتاب بھیج دی تو اس پر تشریح کی کیا ضرورت تھی؟ یاد رکھیں! اس کا جواب اللہ تعالیٰ نے خود سمجھایا کہ اگر تمہارے پاس کوئی عالیشان کتاب ہو لیکن اندھیرا ہو، نہ سورج کی روشنی ہو اور نہ دن کی روشنی، نہ چراغ کی روشنی ہو اور نہ بجلی کی روشنی، تو کیا وہ کتاب تمہارے کام آئے گی؟ کیونکہ روشنی کے بغیر فائدہ تو دور کی بات تم اس کو پڑھ ہی نہیں سکتے، اور پھر ان چیزوں کے موجود ہونے کے بعد خدانخواستہ تمہارے

www.anafmedia.com

پاس آنکھ ہی نہیں تو وہ کتاب تمہارے لیے کارآمد نہیں ہوسکتی تھی اسی لیے ہم نے اس کتاب مبین کے ساتھ ایک نور بھیج دیا اور وہ نور ہے جناب رسول اللہ ﷺ کی تفسیر وتشریح اور تعلیم۔

مقصد بعثت رسول ﷺ

ایک جگہ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کی بعثت کے مقصد کی تشریح کرتے ہوئے ارشاد فرمایا

﴿وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ﴾

"آپ ﷺ کو اس لیے بھیجا تاکہ آپ ان کو
پاک صاف کریں اور ان کو کتاب وحکمت کی
تعلیم دیں"

قرآن حکیم میں کہیں "یعلمھم" پہلے ہے اور کہیں "یزکیھم" اس کی وجہ مفسرین کرام نے یہ لکھی ہے کہ جہاں "یزکیھم" پہلے ہے وہاں اشارہ اس بات کی طرف ہے کہ اس کتاب کو سمجھنے سے پہلے انسان کا دل پاک صاف ہونا چاہئے اور اگر دل میں طلب اور اسلام نہیں تو وہ حضور اقدس ﷺ کی تعلیمات سے بھی فائدہ نہیں اُٹھا سکتا۔

www.ahnafmedia.com

اعمال کا وزن کہاں جائے گا؟

یہاں پر امام بخاریؒ نے یہ آیت ذکر فرمائی:

﴿ونضع الموازين القسط ليوم القيمة﴾

(پ ۱۷ سورہ الانبیاء آیت نمبر ۴۷)

" کہ ہم قیامت کے دن لوگوں کے درمیان عدل و انصاف کے فیصلے کیلئے ترازویں لگائیں گے اور ان ترازوں میں انسان کے اعمال کو تولا جائے گا"

اور احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ ان ترازوؤں میں کوئی اجناس مثل گندم اور چاول نہیں تولی جائیں گی اور نہ ہی انسانوں کو تولا جائے گا بلکہ بقول امام بخاریؒ بنی آدم کے اعمال و اقوال کو تولا جائے گا۔ اشارہ اس بات کی طرف مقصود ہے کہ جب انسان دنیا میں آتا ہے تو اس پر کچھ اعمال فرض، واجب، سنت او مستحب کے درجے میں لاگو کر دیئے جاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ امام بخاریؒ نے سب سے پہلے کتاب الایمان قائم کی، اس کے بعد کتاب العلم، اس کے بعد کتاب الطہارۃ، کتاب الصلوۃ، کتاب الزکوۃ، کتاب الصوم اور کتاب الحج،

www.ahnafmedia.com

نکاح، طلاق اور بیع کے بارے میں ابواب قائم کئے، پھر معاملات، معاشرت اور اخلاقیات وغیرہ جتنے احوال بھی انسان کی زندگی میں پیش آتے رہتے ہیں ان تمام اعمال کے بارے میں ابواب قائم کرنے کے بعد آخر میں کہتے کہ "ان اعمال بنی آدم و قوله یوزن" تاکہ یاددہانی کرادیں کہ اعمال اور اقوال کا وزن ہوگا۔ اور یہ بھی یاد رکھیں کہ اعمال میں وزن کس طرح پیدا ہو؟ اس لیے ہر عمل کرتے وقت اس بات کو ذہن میں رکھنا ہوگا کہ اللہ جل شانہ کے سامنے حاضری کے وقت اس عمل کو تولا جائے گا مثلاً نماز تو پڑھ لی لیکن اس میں دکھاوا شامل ہوگیا تو عمل ہونے کے باوجود اس میں وزن نہ رہا۔

اعمال کے اندر وزن پیدا کرنے کا طریقہ

یاد رکھیں! اعمال کے اندر وزن دو چیزوں سے پیدا ہوتا ہے۔ ایک صدق سے اور دوسرا اخلاص سے۔ صدق کا معنی یہ ہے کہ عمل سنت اور شریعت کے مطابق کرے اس کے برخلاف کی صورت میں اعمال کے اندر وزن پیدا نہیں ہوسکتا۔ اور اخلاص کا معنی یہ ہے کہ اس میں مخلوق کی رضا شامل نہ ہو بلکہ خالق کو راضی کرنا مقصود ہو لہذا جو بھی عمل رسول اللہ ﷺ کی سنت کے خلاف ہو اسے سنت سمجھ کر کیا جائے تو وہ بدعت بن جاتا ہے۔ اور بدعات بظاہر تو بڑی

اچھی نظر آتی ہیں مثلاً ایک آدمی کے مرنے کے بعد اس کا تیجہ، دسواں یا چہلم کر دیا جائے تو بظاہر اس میں کیا حرج ہے؟ قرآن ہی تو پڑھا گیا، دعوت ہی تو کی گئی اور غریبوں کے ساتھ ساتھ امیروں کو بھی کھلا دیا تو کیا فرق پڑ گیا؟ تو سن لیجیئے کہ حرج یہ ہے کہ یہ عمل رسول اللہ ﷺ کی سنت کے خلاف ہے اور جو کام سنت کے مطابق نہ ہو تو اسمیں وزن نہیں ہوتا اور جس عمل میں وزن نہ ہو وہ اللہ کے یہاں مقبول نہیں۔

بدعت کی ایک آسان مثال

میں اس کی مثال یوں دیا کرتا ہوں کہ اگر کوئی شخص کہے کہ مغرب کی نماز میں تین کی بجائے چار رکعتیں ہونی چاہیں، لہذا وہ تین کو نامکمل سمجھتے ہوئے چار رکعتیں پڑھ لیتا ہے تو نہ صرف یہ کہ اس کی چوتھی رکعت بیکار ہوگی بلکہ بعض صورتوں میں وہ تین بھی ضائع ہو جائیں گی، کیونکہ ایسا کرنا اللہ کے حکم اور جناب رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات کے مطابق نہیں ہے۔ بہت سے کفار و مشرکین کے دل میں اخلاص ہوتا ہے اور ان کا مقصد بھی خدا کو راضی کرنا ہوتا ہے، گنگا کے کنارے جا کر دیکھیئے کہ کتنے ہی آدمی ایک ٹانگ پر کھڑے ہیں اور کتنے ہی مہینوں تک کھانا نہیں کھاتے اور طرح طرح کے مجاہدات میں

لگے رہتے ہیں۔تو بظاہران کا مقصد بھی خدا کو راضی کرنا ہوتا ہے لیکن چونکہ طریقہ صحیح نہیں اس لئے ان کے ان مجاہدات کا کوئی فائدہ نہیں۔قرآن حکیم میں ارشاد ہے۔

﴿هَلْ نُنَبِّئُكُم بِالْاَخْسَرِيْنَ اَعْمَالًا اَلَّذِيْنَ ضَلَّ سَعْيُهُم فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسَبُونَ اَنَّهُم يُحْسِنُونَ صُنْعًا﴾

''کیا میں بتاؤں کہ اس دنیا میں سب سے زیادہ نقصان میں کون لوگ ہیں؟ جن کی محنت اس دنیا میں رائیگاں گئی اور وہ سمجھتے رہے کہ ہم نے اچھا کام کیا'' (پ۱۶ سورۃ الکہف آیت نمبر ۳۔۱۰۴)

تو اگر صدق یا رطریق سنت سے محروم ہو تو اسکا کوئی فائدہ نہیں قرآن پاک فرماتا ہے۔

﴿وَقَدِمْنَا اِلٰى مَا عَمِلُوا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنَاهُ هَبَآءً مَّنْثُوْرًا﴾

''جو عمل انہوں نے کیے، ایمان اور علاوہ اس

طریقے کے جو اللہ اور اسکے رسول ﷺ نے بتایا
تو وہ سارے اعمال ہم قیامت کے دن ایسے
کردیں گے جیسے اڑتا ہوا غبار"

(پ۱۹ سورۃ الرفقان آیت نمبر ۲۳)

ہدیہ دیتے وقت بھی اچھی نیت کرلیں

بزرگوں نے تو یہاں تک فرمایا ہے کہ یہ جو تم ایک دوسرے کو ہدیہ دیتے ہو، جس کی ترغیب بھی رسول ﷺ نے دی کہ ایک دوسرے کو ہدیہ دو، اس سے آپس میں محبت بڑھتی ہے۔ تو اس وقت بھی دل میں مقصد اللہ کو راضی کرنا ہو اور دل میں سنت نبوی ﷺ کی نیت کرے جس کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا کہ اسکی طرف سے کسی جواب کا انتظار نہیں ہوگا اور اس میں وزن پیدا ہوگا۔ لیکن اگر دینے کا مقصد لینا یا لوگوں کے سامنے تعریف کرانا ہو تو اس میں اخلاص نہ رہا جسکی وجہ سے اس میں وزن نہ رہا۔

اخلاص عظیم دولت ہے

حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ لکھتے ہیں کہ یہ جو اعزہ

واقرباء میں لڑائیاں اور جھگڑے ہوئے ہیں اسکا ایک بنیادی سبب یہ ہوتا ہے کہ انسان اپنے اعزہ سے توقعات وابستہ کیے ہوتا ہے۔ اور اگر کوئی اپنی توقعات کو صرف اللہ کے ساتھ وابستہ کرلے تو انشاء اللہ وہ باعث اجر ہوگا اور اسے کوئی رنجش، شکوہ، اور کوئی گلہ نہیں ہوگا اس لیے اخلاص بڑی عظیم دولت ہے۔

تو امام بخاریؒ اپنی آخری کتاب میں بیان فرمارہے ہیں کہ یہ جتنی عبادات میں پیچھے بیان کرچکا ہوں ان تمام اعمال کو انجام دیتے وقت نیت درست کرلو کہ میں یہ عمل اللہ جل شانہ کی رضا جوئی کے لیے کررہا ہوں تا کہ مباح کام (وہ کام کہ جن پر بظاہر نہ ثواب ہو اور نہ گناہ) بھی درست نیت سے باعث اجرو ثواب بن جائیں۔

لوگوں کی عام حالت

یہاں یہ بات بھی واضح کرتا چلوں آجکل کہ لوگ بہت کثرت سے اس غلط فہمی میں مبتلا ہیں کہ حدیث میں ہے ''انما الاعمال بالنیات'' کہ اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔ اور اس حدیث کی آڑ میں یہ سوچ کر ہر طرح کے ناجائز کام کررہے ہیں کہ ہماری نیت تو صحیح ہے۔ مثلاً سود

کا معاملہ میں لوگ کہتے ہیں کہ ہم اس کے ذریعے اپنے اہل وعیال کے لیے کھانے، پینے کا انتظام کریں گے اسی لیے یہ جائز ہوا۔ خوب سمجھ لیجئے کہ اس حدیث میں وہ اعمال مراد ہیں جو کہ جائز ہوں۔ ناجائز اور حرام کام خواہ کتنی ہی اچھی نیت سے ہوں وہ کبھی جائز اور حلال نہیں ہو سکتے۔ کوئی آدمی غریبوں میں مال تقسیم کرنے کی نیت سے چوری کرتا ہے تو یہ اچھی نیت چوری کے حلال ہونے کی دلیل نہیں ہے۔

غرضیکہ امام بخاریؒ فرماتے ہیں کہ اس آیت سے پتہ چلا کہ قیامت کے دن ترازوویں قائم کی جائیں گی جس میں اعمال تولے جائیں گے۔ پھر آگے "وقولہ" فرما کر اس طرف اشارہ کر دیا کہ اعمال کے ساتھ ساتھ زبان سے نکلے ہوئے الفاظ بھی تولے جائیں گے۔

ایک حدیث میں حضور اکرم ﷺ کے ارشاد کا مفہوم ہے کہ انسان کو جہنم میں اوندھے منہ گرانے والی چیز انسان کی زبان سے نکلے ہوئے الفاظ ہیں اور لوگوں کی حالت یہ ہے کہ وہ زبان سے الفاظ نکالتے ہوئے سوچتے ہی نہیں اور مفت کا عذاب سر لیتے ہیں۔

www.ahnafmedia.com

بخاری کی آخری حدیث

آخر میں بخاریؒ شریف کی آخری حدیث اس طرح ہے

﴿عن ابی هریره رضی قال! قال رسول
صلی اللہ علیہ وسلم کلمتان حبیبتان الی الرحمن
خفیفتان علی اللسان ثقیلتان فی المیزان
سبحان الله و بحمده سبحان الله
العظیم﴾

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا دو کلمے ایسے ہیں جو رحمان کو محبوب ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے ننانوے ۹۹ اسمائے حسنیٰ میں صرف رحمٰن کو اس بات کی طرف اشارہ کرنے کے لیے خاص کیا ہے کہ جب یہ رحمٰن کو محبوب ہیں تو جو شخص یہ کلمے پڑھے گا، اس پر اللہ تعالیٰ کی رحمتیں نازل ہوں گی۔ آگے فرمایا کہ" خفیفتان علی اللسان "" "زبان کے اوپر بہت ہلکے ہیں" دل میں شبہ پیدا ہوتا ہے کہ جب زبان پر ہلکے ہیں تو میزان میں بھی ہلکے ہوں گے تو آگے فرمادیا "ثقیلتان فی المیزان" کہ

www.ahnafmedia.com

میزان عمل میں انکاوزن بہت ہے۔اس حدیث میں ان دو۲ کلمات کے تین۳ وصف بیان فرمائے گئے ہیں کہ رحمٰن کومحبوب ، زبان پر ہلکے اور میزان میں بھاری ہیں وہ دو۲ کلمے یہ ہیں "سبحان الله و بحمده سبحان الله العظیم" یہ جوقرآن اورحدیث میں اعمال کی فضیلت بیان کی جاتی ہے اس کا فائدہ بظاہر نظر نہیں آتا لیکن ان سب کی فضیلت اور نور قیامت کے دن ظاہر ہوگا اور جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے مادہ پرستی سے مبّرا رکھا ہے وہ ان کلمات کی تاثیر کوخوب سمجھ سکتے ہیں۔

ایک کلمہءحمد کی تاثیر

حدیث میں آتا ہے کہ ایک مرتبہ ایک صحابیؓ نے ﴿ربنا لك الحمد ﴾ کے ساتھ ﴿الحمد لله حمد اكثير طيبا مبارك فيه﴾ کہا تھا تو حضور ﷺ نے دریافت فرمایا کہ یہ کس نے پڑھا تھا؟ ان صحابیؓ نے عرض کیا یارسول اللہ! میں نے پڑھا تھا! جناب رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم نے ایسا کلمہء پڑھا ہے کہ ستر۷۰ سے زیادہ فرشتے اس کلمے کو پکڑنے کے لیے دوڑے تا کہ میں سب سے پہلے اسکو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش کروں۔تو ان اعمال کی قدر ترازو میں قائم ہونے کے وقت آئے گی۔

اس کلمہ سے خشیت باری پیدا ہو جاتی ہے

ایک حدیث میں ہے کہ جو شخص سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم ۱۰۰ مرتبہ صبح اور ۱۰۰ مرتبہ شام کو پڑھ لے تو اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرما دیتے ہیں۔ اس کلمے کی خاصیت بیان کرتے ہوئے ایک مرتبہ ایک بزرگ نے فرمایا کہ پہلا کلمہ (سبحان اللہ وبحمدہ) اللہ تعالیٰ کی تعریف ہے اور دوسرا کلمہ (سبحان اللہ العظیم) سے اللہ تعالیٰ کی عظمت کا اقرار ہے۔ تو پہلا کلمہ صفت کمال کو اور دوسرا کلمہ صفت جلال کو واضح کرتا ہے۔ تو جس ذات کے اندر جمال و کمال کی صفت پائی جائے اس ذات کے ساتھ محبت ہو جاتی ہے۔ اور جس ذات کے اندر جلال ہو تو اسکا خوف پیدا ہو جاتا ہے۔ اور جب محبت اور خوف پیدا ہو جائے گا تو خشیت آ جائے گی اور انسان کی زندگی کو سنوارنے کے لیے یہ چیزیں بنیاد کی حیثیت رکھتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ مجھے اور آپکو اس کلمہ کو سمجھ کر پڑھنے اور اسکی نورانیت سے فائدہ اٹھانے کی توفیق عطا فرمائیں۔ (آمین)

﴿وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین﴾

www.ahnafmedia.com

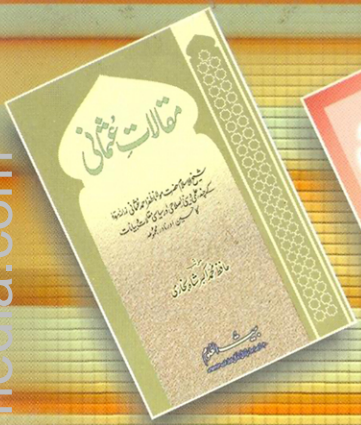

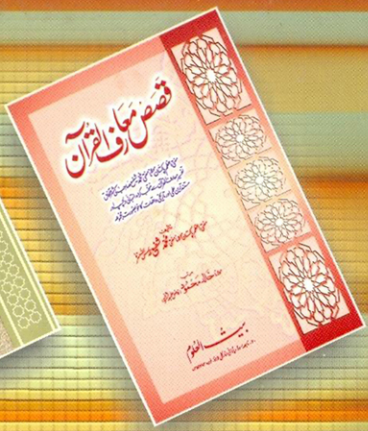

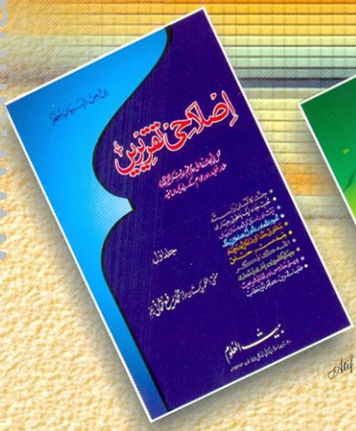

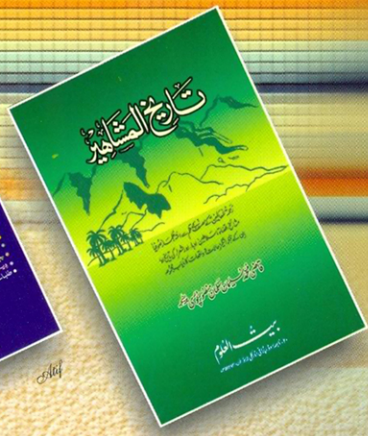

بیت العلوم

قرآن مجید اور اسلامی کتابوں کا مرکز

www.ahnafmedia.com